بین الاقوامی کمیشن برائے ماہرین قانون

پس منظر کا بیان

یونیورسل سلسلہ وار جائزے کے نظام پر ایک نظر

دنیا کے تمام علاقوں سے تعلق رکھنے والے ساٹھ (60) معروف ججوں اور وکلاء پر مشتمل ''بین الاقوامی کمیشن برائے ماہرین قانون'' (آئی سی جے) انصاف کے قومی اور بین الاقوامی نظاموں کی تشکیل اور استحکام کے لیے اپنے بے مثال قانونی تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے قانون کی حکمرانی کے ذریعے انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے کوشاں ہے۔ آئی سی جے، 1952 میں قائم ہوا تھا، 1957 سے معاشی وسماجی کونسل کے ساتھ مشاورتی حیثیت سے منسلک ہے، پانچ براعظموں میں فعال ہے; اور اس کا مقصد بین الاقوامی انسانی حقوق اور بین الاقوامی انسانیت دوست قانون کا بتدریج فروغ اور مؤثر نفاذ: شہری، ثقافتی، معاشی، سیاسی اور سماجی حقوق کا تحفظ; اختیارات کی علیحدگی کا تحفظ; اور عدلیہ وقانونی شعبے کی خودمختاری کو یقینی بنانا ہے۔

پوسٹ آفس باکس نمبر 91، ریودیس بینز 33، 1211 جنیوا 8، سوئٹزرلینڈ
فون: 3800 979 22 (0)41+ فیکس: 3801 979 22 (0)41+ ویب سائٹ: http://www.icj.org، ای میل: info@icj.org

کونسل برائے انسانی حقوق کا یونیورسل سلسلہ وار جائزے کا نظام

زیرنظر دستاویز میں 'یونیورسل سلسلہ وار جائزے کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے اس نظام کی تشکیل کے پس منظر کو بیان کیا گیا ہے اور اُس کے بعد اس عمل میں شامل بنیادی مراحل کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔

تعارف

'2006 میں جنرل اسمبلی کے ذریعے کونسل برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی) کی تشکیل کے وقت' کونسل کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ انسانی حقوق کے حوالے سے ریاستوں پر عائد فرائض اور اُن کی جانب سے کیے گئے عہد و پیمان کی پاسداری کا یونیورسل سلسلہ وار جائزہ (یو پی آر) لے گی۔ کونسل اِس حوالے سے تمام ریاستوں کی کارکردگی کے احاطے اور اُن کے ساتھ مساوی سلوک کے اصول کو مدنظر رکھے گی۔''

ایک برس بعد، ایچ آر سی کے اراکین ادارے کے تعمیراتی پیکیج پر متفق ہوئے جس میں یُو پی آر کے پہلے مرحلے کے لیے طریق کار بیان کیے گئے تھے۔ 2007ء میں ہی، ایچ آر سی نے سیکرٹری جنرل سے درخواست کی کہ ''یو پی آر کے طریق کار میں شراکت کے لیے رضا کارانہ ٹرسٹ فنڈز اور 'رضا کارانہ فنڈ برائے مالی وفنی معاونت' قائم کیا جائے تا کہ کم ترقی یافتہ ممالک اور چھوٹے جزائر کی ریاستوں کی یُو پی آر میں شراکت اور یُو پی آر کی سفارشات کے نفاذ کو مدد فراہم کی جاسکے[4]۔ یُو پی آر کا پہلا مرحلہ فروری 2008 میں شروع ہوا تھا اور مارچ 2012 میں اختتام پذیر ہوا تھا۔ دوسرا مرحلہ مئی 2012 میں شروع ہوا تھا۔

جنرل اسمبلی کی منشا تھی کہ یُو پی آر کو معاونتی عمل بنایا جائے جس کی بنیاد زیرجائزہ ریاست (ایس یُو آر) کی مکمل شراکت پر ہو[5]۔ 2008 میں اس کے قیام سے لے کر اب تک، اقوام متحدہ کی تمام 193 رکن ریاستوں نے یُو پی آر میں شرکت کی ہے، اور ایک منفرد نظام تشکیل پا گیا ہے جس میں اقوام متحدہ کی تمام رُکن ریاستیں دیگر ریاستوں کو انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ میں بہتری لانے کے لیے سفارشات کر سکتی ہیں۔ اِس کا مقصد اُس تاثر کا ازالہ کرنا تھا کہ سابقہ کمیشن برائے انسانی حقوق، کا کام ممالک کے مخصوص حالات کے حوالے سے محدود تھا اور دہرے معیار کا حامل تھا[6]۔ مکمل شراکت کو یقینی بنانے کے دوران اب تک تقریباً تمام ریاستوں نے دیگر ریاستوں کی سفارشات کی بہت بڑی اکثریت کو قبول کیا ہے[7]۔

یُو پی آر انسانی حقوق کونسل کا واحد نظام نہیں ہے کیونکہ اِس میں خصوصی طرائق کار، نگران کارکمیٹیوں اور اقوام متحدہ کے دیگر ادارے بھی شامل ہیں۔ یہ اُن نظاموں کی سفارشات اور معیارات کا حوالہ بھی دیتا ہے جو کہ رسمی لحاظ سے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نظام کے دائرہ کار میں نہیں آئے۔ اُن میں انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن بھی شامل ہے۔

1- جی اے قرارداد 60/25، اقوام متحدہ دستاویز اے/ قرارداد/ 60/251 (2006) [1]

2- ایضاً [5(e)]

3- ایچ آرسی قرارداد 5/1، اقوام متحدہ دستاویز اے/ایچ آرسی/ قرارداد 5/1 (2007)، بعدازاں جائزہ کے عمل کے دوران ڈھانچہ کو ایچ آرسی قرارداد 16/21، اقوام متحدہ دستاویز اے/ایچ آرسی/ قرارداد 6/17 (2011)، اقوام متحدہ دستاویز اے/ایچ آرسی/دسمبر 17/119 کے ذریعے مزید بہتر بنایا گیا۔

4- ایچ آرسی قرارداد 6/17، اقوام متحدہ دستاویز اے/ایچ آرسی/ قرارداد/ 6/17

5- جی اے قرارداد 60/251، اقوام متحدہ دستاویز اے/ قرارداد 60/251، (2006)۔ [5(e)]

6- ماریا نے للیب جرگ ''اقوام متحدہ انسانی حقوق کونسل کا آفاقی سلسلہ وار جائزہ۔ مواقع اور خدشات پر ایک این جی او تناظر'' (2008)، (3)26 نیدرلینڈ سہ ماہی جریدہ برائے انسانی حقوق 311

7- یو پی آر معلومات اور این جی او گروہ برائے سی آر سی حقائق نامہ 1 ''سلسلہ وار آفاقی جائزہ، معلومات برائے این جی اوز'' صفحہ 1، http://www.upr-info.org/-UPR-Process-.html. پر دستیاب ہے۔

یُو پی آر نظام کے مطلوبہ فوائد

یُو این کمشنر برائے انسانی حقوق نے یُو پی آر کے نظام کو اِن الفاظ میں بیان کیا ہے،''اِس نے تمام سطحوں پر اور تمام ممالک کے مابین انسانی حقوق کے معاملات پر مذاکرے اور تعاون کے آغاز اور استحکام کے لیے بے مثال مواقع فراہم کیے ہیں[8]۔''

یُو پی آر نظام کے دیگر فوائد میں درج ذیل شامل ہیں:

- اب تک مکمل بجا آوری (انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے برعکس جہاں سلسلہ وار رپورٹنگ کے حوالے سے بجا آوری صرف تینتیس (33) فیصد ہے[9]۔
- حکومتوں اور سول سوسائٹی کے مابین مذاکرے کی ابتدا جو کہ کئی ممالک میں نمو پذیر نہیں ہوئے تھے[10]۔
- انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے کام کی چربہ سازی کی بجائے اُس کی تکمیل[11]۔
- بنیادی دستاویزات کی تیاری
- مستقبل میں کونسل برائے انسانی حقوق کے سامنے جائزے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ریاستوں کو اپنا ذاتی جائزہ لینے کی تحریک ملتی ہے[12]۔
- یو پی آر کا کامیاب عمل اقوام متحدہ کے نظام میں ریاستوں کے مابین معاملہ سازی کے نئے اور مثبت راستے بنانے کی اچھی مثال ثابت ہوسکتا ہے[13]۔
- یُو پی آر کا نظام مصالحت اور اتفاق رائے کی پیداوار ہے جس کے باعث یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس میں ریاستیں ایک دوسرے کو پالیسی سفارشات کرتی ہیں[14]۔
- زیرِ جائزہ ریاستوں (ایس یُو آر) کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے جہاں وہ اپنے ملک میں انسانی حقوق کی صورت حال میں بہتری لانے کے لیے عہد و پیمان کرسکتی ہیں۔
- ریاستوں کی جانب سے بلند درجہ قبولیت کی شرح (اِس وجہ سے کہ ریاستیں اس امر پر متفق ہیں کہ وہ مفید اور جائز ہیں یا اِس وجہ سے کہ وہ سفارشات کی بہت بڑی تعداد کی قبولیت نہ ہونے کے تاثر کے بارے میں فکرمند ہیں) کی جانب پیش قدمی کرنے کا امکان ہوتا ہے[15]۔

8- نیوی پلے''بہترین کارکردگی میں حصہ اور تکنیکی معاون کا فروغ'': آفاقی سلسلہ وار جائزے کے دور کی راہ ہموار کرنا۔''(انسانی حقوق کونسل کا افتتاحی بیان، 19ویں پینل مباحثہ، جنیوا ل 21 مارچ 2012)

9- ''نگران کارکمیٹیوں پر فریق ریاستوں کے لیے غیر رسمی مشاورت''(اپریل 2-3، 2012) ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق، یو آر ایل
http://www2.ohcjr.org/english/bodies/HRTD/NewYorkConsulation2012.htm. پر دستیاب ہے۔

10- ''سوچ بچار اور مشکلات: یونیورسل سلسلہ وار جائزہ کے نظام کے دوسرے دور میں شمولیت- 9 (2011) بین الاقوامی قانون کی سالانہ کتاب، نیوزی لینڈ

11- جیسا کہ جے ای قرارداد [9] 60/251 نے تصور کیا تھا

12- ایڈورڈ میکموہن''یونیورسل سلسلہ وار جائزۃ: ترقی کرتا ہوا کام''(ستمبر 2012) یو آر ایل .http://www.upr-info.org/-Articles-and-analyses-.html پر دستیاب ہے

13- ایضاً صفحہ 5

14- ایضاً صفحہ 8

15- ایضاً صفحہ 13

اِس کے برعکس یُو پی آر طریق کار کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے جس کی بنیاد درج ذیل کے علاوہ دیگر دلائل ہیں:

- یو پی آر زیرِ جائزہ ریاستوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ پیش کردہ سفارشات کو تسلیم کریں۔
- ایس یُو آر کی جانب سے تسلیم شدہ سفارشات 'آسان' سفارشات ہوتی ہیں جبکہ نسبتاً 'مشکل' سفارشات مسترد کر دی جاتی ہیں۔
- یُو پی آر ورکنگ گروپ کی جانب سے کی گئی سفارشات، بالخصوص یُو پی آر کے پہلے دور کے آغاز پر کی گئی سفارشات اِس حد تک وسیع ہوتی ہیں کہ اُن کے نفاذ کی پیمائش کا کام مشکل ہو جاتا ہے۔

یُو پی آر کے پہلے مرحلے کے اختتام پر سفارشات کی تعداد اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ ایس یُو آر کے لیے اُن کا نفاذ ایک مشکل چیلنج کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

- زیرِ جائزہ بیشتر ریاستوں نے نفاذ کے لیے درکار مناسب اقدامات کے لیے منصوبہ بندی نہیں کی۔
- زیرِ جائزہ زیادہ تر ریاستوں نے یُو پی آر سفارشات کے نفاذ کے حوالے سے ایچ آر سی کو وسط۔مدتی رپورٹ فراہم نہیں کی۔
- یُو پی آر کے دوسرے دور میں شرکت کرنے والی ریاستوں نے پہلے مرحلے میں اپنی پیش کردہ سفارشات کی حالت معلوم کرنے کی کوئی تگ و دو نہیں کی۔
- یُو پی آر کے دوسرے دور میں شرکت کرنے والی ریاستوں نے انسانی حقوق اور کاروبار سمیت بعض معاملات کا مؤثر ازالہ نہیں کیا۔

یُو پی آر کا عمل

جائزے کا ہر دور تین بنیادی مراحل پر مشتمل ہے۔

1- ایس یُو آر میں انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ

2- تسلیم شدہ سفارشات اور رضا کارانہ عہد و پیمان کا نفاذ

3- گزشتہ جائزے کے وقت کے بعد سے (اگلے دور کا آغاز) سفارشات کے نفاذ اور انسانی حقوق کی صورت حال پر ایس یُو آر کی جانب سے ایچ آر سی کو رپورٹ بھیجی جاتی ہے۔

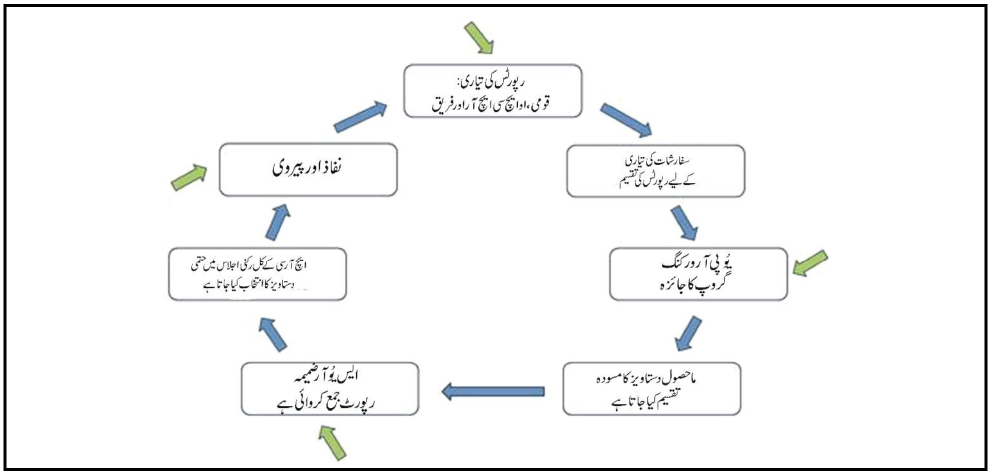

پہلا مرحلہ: جائزہ

جائزے کا عمل یونیورسل سلسلہ وار جائزے کا بنیادی جُزو ہے۔ اِس میں جائزے کی دستاویزات کی تیاری; ریاست اور یُو پی آر ورکنگ گروپ کے مابین باہمی مذاکرات; اور انسانی حقوق کی جانب سے یُو پی آر کی ماحصل دستاویز کا باقاعدہ انتخاب شامل ہیں۔ اِس عمل پر تقریباً دس (10) سے بارہ (12) ماہ صرف ہوتے ہیں۔

یُو پی آر کے لیے معلومات کی تیاری

ایس یُو آر کا جائزہ تین بنیادی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے لیا جاتا ہے;

(1) ایس یُو آر کی جانب سے ایک قومی رپورٹ; (2) اقوام متحدہ کے انسانی حقوق سے متعلقہ نظام کے ذریعے ایس یُو آر کو او ایچ سی ایچ آر کی مرتب کردہ سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ اور (3) دیگر فریقین کی جانب سے معلومات فراہم کی جاتی ہیں[16]۔

قومی رپورٹ

ایچ آر سی کی قائم کردہ ہدایات کے تحت ایس یُو آر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی قومی رپورٹ میں وضاحت کرے کہ اُس نے انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے کون سا قانونی اور پالیسی ساز ڈھانچہ تشکیل دیا ہے۔ اِس میں ''جائزے کی بنیاد'' کے نفاذ سے متعلقہ قومی دائرہ اختیار اور ڈھانچہ بھی شامل ہے[17]۔

تنقیدی جائزے کی بنیاد کا ماخذ اقوام متحدہ کا منشور، انسانی حقوق کا عالمی منشور، انسانی حقوق کے معاہدات جن کی ایس یُو آر فریق ہے اور ریاست کی جانب سے کیے گئے رضا کارانہ عہد و پیمان جن میں وہ وعدے بھی شامل ہیں جو ریاست اُس وقت کرتی ہے جب وہ انسانی حقوق کونسل کے انتخاب کے لیے اپنا امیدوار میدان میں لاتی ہے[18]۔ بین الاقوامی انسانی حقوق اور بین الاقوامی انسانیت دوست قانون (آئی ایچ ایل) کے باہمی تعلق کا ادراک کرتے ہوئے یُو پی آر کو قابل نفاذ آئی ایچ ایل کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیے[19]۔

فیصلہ نمبر 6/102 میں ایچ آر سی کی قائم کردہ ہدایات کے مطابق قومی رپورٹس درج ذیل معلومات پر مشتمل ہونی چاہئیں۔

- یُو پی آر کے تحت فراہم شدہ معلومات کی تیاری کا طریقہ کار اور وسیع مشاورتی عمل کی وضاحت;
- انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے ایس یُو آر کا پس منظر اور ڈھانچہ، بالخصوص معیاری اور ادارہ جاتی ڈھانچہ: آئین، قانون سازی، پالیسی اقدامات، قومی دائرہ اختیار، انسانی حقوق کا انفراسٹرکچر بشمول انسانی حقوق کے قومی ادارے اور ''جائزے کی بنیاد'' میں نشان زدہ بین الاقوامی فرائض کی وُسعت;
- عملی لحاظ سے انسانی حقوق کا فروغ اور تحفظ; انسانی حقوق سے متعلقہ بین الاقوامی فرائض پر عملدرآمد، ملکی قانونی سازی اور رضا کارانہ عہد و پیمان، این ایچ آر آئی کی سرگرمیاں، انسانی حقوق کی آ گاہی، انسانی حقوق کے طرائق کار کے ساتھ تعاون;

16- ایچ آر سی کی قرارداد 5/1، درج بالا این 3، (5)، اور ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا این 3 (5)

17- ایچ آر سی کا فیصلہ 6/102، اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/دسمبر (2007) 6/102، حصہ 1

18- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3[1]

19- ایضاً[2]

- کامیابیوں، بہترین اقدامات، مشکلات اور رکاوٹوں کی نشاندہی؛
- بنیادی قومی ترجیحات، اقدامات اور عہد و پیمان، جن پر ایس یوُ آر عملدرآمد کرنے کا ارادہ کرتی ہے تاکہ مذکورہ مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پایا جا سکے اور انسانی حقوق کے حقیقی حالات میں بہتری لائی جا سکے۔
- فنی معاونت کے لیے صلاحیت سازی اور درخواستوں کے حوالے سے متعلقہ ریاست کی توقعات؛ اور
- گزشتہ جائزے کی پیروی کے حوالے سے متعلقہ ریاست کی بریفنگ......[20]۔

''تمام ریاستوں سے مساوی سلوک کو یقینی بنانے اور طریق کار کو غیر ضروری بوجھ سے بچانے کے لیے[21]'' ضروری ہے کہ قومی رپورٹس 20 صفحات سے زائد نہ ہوں۔ قومی رپورٹس جمع کروانے کی حتمی تواریخ آن لائن شائع کی جاتی ہیں[22]۔ قومی رپورٹس عموماً یوُ پی آر ورکنگ گروپ کی جانب سے جائزہ شروع کیے جانے سے تقریباً تین ماہ قبل او ایچ سی ایچ آر کو جمع کروائی جاتی ہیں۔

او ایچ سی ایچ آر کی مرتب کردہ دستاویز

جائزے کے عمل میں دوسری بنیادی دستاویز او ایچ سی ایچ آر کی جانب سے تیار کی جاتی ہے اور معاہدہ کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں، خصوصی قواعد وضوابط اور بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کی دستاویزات سمیت اقوام متحدہ کی دیگر متعلقہ دستاویزات شامل ہیں[23]۔ یہ معلومات پانچ بنیادی حصوں پر مشتمل ہیں۔

1- پس منظر اور ڈھانچہ

اِس حصے میں انسانی حقوق کے بنیادی بین الاقوامی معاہدات کے حوالے سے ایس یوُ آر کا مقام؛ ریاست کا آئینی و قانونی ڈھانچہ؛ ادارہ جاتی اور انسانی حقوق کا ڈھانچہ اور پالیسی اقدامات سے متعلق تفصیلات شامل ہیں۔

2- ملک میں عملی لحاظ سے انسانی حقوق کا فروغ اور تحفظ:

اس حصے میں معاہدوں کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں، خصوصی قواعد وضوابط اور او ایچ سی ایچ آر کے ساتھ ایس یوُ آر کا تعاون اور اُس کی جانب سے انسانی حقوق کے بین الاقوامی فرائض کی انجام دہی کے بارے میں تفصیلات شامل ہیں۔

3- کارِنمایاں، بہترین سرگرمیاں، مشکلات اور رکاوٹیں

اِس حصے میں ایس یوُ آر سے متعلقہ مذکورہ شعبوں میں اقوام متحدہ کی ایجنسیوں اور طرائق کار کے بنیادی مشاہدات شامل ہیں۔

4- بنیادی قومی ترجیحات، اقدامات اور عہد و پیمان

اس حصے میں ریاست کی جانب سے کیے گئے عہد و پیمان اور پیروی کے لیے مخصوص سفارشات کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔

5- صلاحیت سازی اور فنی معاونت

20- ایچ آر سی کا فیصلہ 6/102، درج بالا این 17، حصہ 1، ایچ آر سی کے فیصلے 17/119 میں مزید واضح اور اختیار کیا گیا تھا۔

21- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3، [15(a)]

22- جائزوں کا کیلنڈر دیکھنے کے لیے http://www.ohchr.org/en/hrbodies/upr/pages/uprmain.aspx وزٹ کریں

23- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3، [15(b)]

اِس حصے میں اُن حالات کی تفصیل شامل ہے جن میں ریاست کو معاونت طلب کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔

اِس نظام کو غیر ضروری بوجھ سے بچانے کے لیے، او ایچ سی ایچ آر کی مرتب کردہ فہرست دس (10) صفحات تک محدود ہے[24]۔

فریقین کی معلومات

جائزے کی حتمی بنیاد غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز)، انسانی حقوق کے قومی اداروں (این ایچ آر آئی ز)، انسانی حقوق کے مدافعین، تعلیمی اداروں، تحقیق کے اداروں اور علاقائی تنظیموں کی جانب سے فراہم کی گئی معلومات ہیں۔ فریقین کی جانب سے جائزے سے تقریباً چھ/ سات (6/7) ہفتے قبل او ایچ سی ایچ آر کو معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور بعد ازاں او ایچ سی آر اُنہیں ایک علیحدہ دستاویز میں مختصر کرتا ہے[25]۔ فریقین کی معلومات ''باوثوق'' ہونی چاہئیں تا کہ اُنہیں شامل کیا جاسکے[26]۔

این جی اوز کو چاہیے کہ وہ اپنی قومی رپورٹس مرتب کرتے وقت ریاستوں کو تجویز کردہ مواد کو ترجیح دیں اور 'جائزے کی بنیاد' (اقوام متحدہ کا منشور، اقوام متحدہ کا اعلامیہ وغیرہ) کا استعمال کریں[27]۔

علاوہ ازیں فریقین کی جانب سے جمع کردہ معلومات میں گزشتہ جائزے سے عرصے کا احاطہ ہونا چاہیے اور درج ذیل نکات توجہ کا مرکز ہونے چاہئیں۔

- تسلیم شدہ سفارشات کا نفاذ[28] (بعد کے ادوار کے لیے)؛
- ایس یُو آر میں انسانی حقوق کی صورت حال میں رونما ہونے والی تبدیلیاں؛
- معلومات خصوصی طور پر یُو پی آر کے لیے تیار کی گئی ہوں؛
- متعلقہ معاملات اور اُن کے حل کے لیے ممکنہ سفارشات اور بہتر اقدامات کی نشاندہی کی گئی ہو[29]۔

جہاں تک او ایچ سی ایچ آر کی مرتب کردہ دستاویز کا تعلق ہے تو فریقین کی معلومات کا خلاصہ دس (10) صفحات سے زائد نہیں ہونا چاہیے[30]۔ اِس کے علاوہ ہر ایک فریق کی جمع کردہ رپورٹس کی حد 2,815 الفاظ (یا این جی اوز کے اتحاد کی مشترکہ رپورٹس کی حد 5,630 الفاظ ہے)[31]۔

فریقین کی رپورٹس جمع کروانے کی آخری تاریخ ورکنگ گروپ کے اجلاس سے عموماً چھ سے سات ماہ قبل ہوتی ہے اور یہ آن لائن معلوم کی جاسکتی ہے[32]۔

24- ایضاً

25- دفتر ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق ''اقوام متحدہ کے انسانی حقوق پروگرام کے ساتھ رفاقت: سول سوسائٹی کے لیے کتابچہ''، اقوام متحدہ کی دستاویز ایچ آر/ پی یُو بی/1/Rev/10/16، (2008)، صفحہ 8، 137 اور ''یونیورسل سلسلہ وار جائزہ'': متعلقہ فریقین تحریری معلومات (2011) او ایچ سی ایچ آر کے لیے ہدایات اور معلومات .4-5 URL:http://ohvhr.org/Documents/HRBodies/UPR/TechnicalGuideENpdf,pp. پر دستیاب ہے

26- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3 (6)

27- ''او ایچ سی ایچ آر کی معلومات اور ہدایات'' (2011)، درج بالا این 25، صفحہ 7-8

28- نوٹ کریں کہ جیسا کہ کونٹ نے وضاحت کی ہے (درج بالا این، صفحہ-7): ''او ایچ سی ایچ آر کے ساتھ مباحثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے دور میں فریقین کی جمع کردہ معلومات کے خلاصے میں این جی اوز کے حوالہ جات کا حوالہ نہیں دیا جائے گا جو کہ واضح طور پر پہلے دور کی مسترد کردہ سفارشات سے متعلق ہوتی ہیں۔ اس کا سادہ حل یہ ہے کہ این جی اوز انسانی حقوق کے فرائض کے نفاذ کے وسیع تناظر میں اپنے تحفظات کی خاکہ کشی کریں۔'' ایلکسی کونٹ ملاحظہ کریں۔ سوچ بچار اور مشکلات: یونیورسل سلسلہ وار جائزے کے نظام کے دوسرے دور میں شمولیت۔''

29- ''او ایچ سی ایچ آر معلومات اور ہدایات'' (2011)، درج بالا این 25، صفحہ 09-10

30- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3، [15(c)]

31- ''آر ایچ سی ایچ آر معلومات اور ہدایات' درج بالا این 25، صفحہ 15، اس پابندی میں حوالہ جات شامل نہیں ہیں۔

32- یُو آر ایل http://www.ohchr.org/en/hrbodies/upr/pages/NgosNhris.aspx. پر دستیاب ہے۔

طے شدہ آخری تاریخ کے بعد جمع کروائی گئی رپورٹس کو معلومات کے خلاصے کی تیاری کے لیے زیرِ غور نہیں لایا جائے گا[33]۔ او ایچ سی ایچ آر نے یُو پی آر کے عمل میں کردار ادا کرنے والی سول سوسائٹی کے لیے ہدایات مرتب کی ہیں جنہیں آن لائن دیکھا جا سکتا ہے[34]۔

یُو پی آر ورکنگ گروپ کا جائزہ

ایس یُو آر کا تنقیدی جائزہ انسانی حقوق کونسل کے ورکنگ گروپ یُو پی آر کی جانب سے لیا جاتا ہے جو کہ کونسل کے ادارہ تعمیراتی پیکیج کے تحت قائم کیا گیا تھا[35]۔ انسانی حقوق کونسل کے صدر ورکنگ گروپ کے چیئر پرسن ہیں اور تین رپورٹیئر گروپ کی معاونت کرتے ہیں جو کہ کونسل رکن ریاستوں کے سفارتی نمائندے ہیں[36]۔ ان تین اراکین کا انتخاب کونسل کے گزشتہ اجلاسوں میں مختلف علاقائی گروہوں میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ ایس یو آر کی درخواست پر ایک قرعہ ایس یُو آر کے علاقے کا نکالا جاتا ہے[37]۔

یُو پی آر کا پہلا دور چار برس میں مکمل ہوتا ہے۔ ایک برس میں دو ہفتے جاری رہنے والے تین اجلاس ہوتے ہیں اور ہر سیشن کے دوران سولہ (16) ممالک کا جائزہ لیا جاتا ہے[38]۔ پہلے دور میں ہر ملک کے جائزے پر تین گھنٹے صرف ہوتے ہیں جبکہ دوسرے دور میں ساڑھے تین گھنٹے صرف ہوتے ہیں[40]۔

جائزے کا عمل ایس یُو آر اور کونسل کی دیگر رکن اور مشاہدہ کار ریاستوں کے مابین باہمی مذاکرے کے ذریعے ہوتا ہے۔ باہمی مذاکرے میں رکن اور مشاہدہ کار ریاستوں کی جانب سے سوالات اور سفارشات کی جاتی ہیں جبکہ ایس یُو آر کی جانب سے جوابات اور تبصرے سامنے آتے ہیں۔ ہر جائزے کے دوران پیش کی جانے والی سفارشات کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ اس کا سبب ایسے عوامل ہیں کہ کس ملک کا جائزہ کیا جا رہا ہے اور مذاکرے میں شرکت کی خواہشمند رکن اور مشاہدہ کار ریاستوں کی ترجیحات کیا ہیں۔ اس فرق کا بنیادی سبب یُو پی آر نظام کی سیاسی نوعیت ہو سکتی ہے جس کے لیے اس پر عملدرآمد کیا جاتا ہے اور سفارشات کی بنیاد عمومی طور پر بیرونی تعلقات پر ہوتی ہے[41]۔ مزید برآں سفارشات کی تعداد اور وسعت میں پہلے دور کے آغاز سے اضافہ ہوا ہے جس کی جزوی وجہ یُو پی آر پر اپنے کام کے فروغ پر ورکنگ گروپ کا بڑھتا ہوا اعتماد ہو سکتا ہے[42]۔

این جی اوز جیسے دیگر فریقین اس مذاکرات میں براہ راست حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ یہ صرف ریاستوں کی شمولیت پر مبنی جائزے کا عمل ہے[43]۔

33- ’’او ایچ سی ایچ آر معلومات اور ہدایات‘‘ درج بالا این25، صفحہ 29

34- او ایچ سی ایچ آر، سول سوسائٹی کے لیے ایک عملی رہنما کتاب: یونیورسل سلسلہ وار جائزہ‘‘، یُو آر ایل http://www.ohchr.org/EN/ABOUTUS/Pages/CivilSociety.aspx. پر دستیاب ہے۔

35- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این3، [18]

36- ایضاً [18 (ڈی)]

37- ایضا: [18(d)] اور [19]

38- یُو پی آر کے پہلے دور اور میعاد کی ترتیب کے متعلق، ایچ آر سی قرارداد 5/1، [5-14] ملاحظہ کریں پہلے دور کے لیے جائزوں کا کیلنڈر دیکھنے کے لیے http://www.ohchr.org/EN/HRBodies/UPR/Documents/uprlist.pdf. وزٹ کریں۔

39- ایچ آر سی قرارداد 16/21 درج بالا این3، [2-4]

40- ایچ آر سی قرارداد 5/1، [22] ’’ایچ آر سی صدارتی بیان‘‘ اقوام متحدہ کی دستاویز/ ایچ آر سی/8/پی آر ایس ٹی/1، (2008) صفحہ 7; ایچ آر سی کا فیصلہ 17/119، [3]-[4]; گا اور ایچ آر سی قرارداد 16/21، [11]

41- مثال کے طور پر ملاحظہ کریں، اذیت رسانی کے خلاف مسیحوں کا بین الاقوامی وفاق برائے ایکشن۔ ’’یونیورسل سلسلہ وار جائزہ: دو جذبیت مشق‘‘ (2009)، http://www.fiacat.org/IMG/pdf/FIACAT_Rapport_UPR_2010_VA_VF.pdf,pp. پر دستیاب ہے۔ کونسل برائے انسانی حقوق کے یونیورسل سلسلہ وار جائزے میں بلیک برن ثقافتی نسبیت (بارسیلونا، انسٹی ٹیوٹ کیٹلنز نیشنل پر لاپاؤ، 2011) ; ایڈورڈ میکموہن ’’بلیوں اور بھیڑوں کا غول: یُو این کی کونسل برائے انسانی حقوق کے یونیورسل سلسلہ وار جائزے کے نظام میں ریاستی اور علاقائی رویے کا تجزیہ URL:http://www.upr-info.org/IMG/pdf/McMahon_Herding_Cats_and_Sheeps_July_2010.pdf; پر دستیاب ہے; اور ایڈورڈ میکموہن ’’یونیورسل سلسلہ وار جائزہ: ترقی کی جانب گامزن کام‘‘ حصہ 4

42- کونٹ، درج بالا این10، صفحہ 11

43- ملاحظہ کریں کونسل برائے انسانی حقوق ’’کونسل برائے انسانی حقوق کے کام اور کارگزاری کے جائزے پر اوپن۔ اینڈ بین الحکومتی ورکنگ گروپ: ریاستی تجاویز کی تدوین‘‘، اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ ایچ آر سی/ ڈبلیو/ جی/8، 1/ سی آر پی Rev.1/1، (2010) صفحہ 3-5

جائزے کے مذاکرے کی کارروائی کا طریقہ کار درج ذیل ہے:

1- ایس یُو آر اپنی قومی رپورٹ پیش کرتی ہے اور پیشگی جمع کروائے گئے تحریری سوالات پر اپنا ردِعمل بیان کرتی ہے۔

2- کونسل کی رُکن اور مشاہدہ کار ریاستیں ایس یُو آر سے سوالات کرتی ہیں اور سفارشات پیش کرتی ہیں۔

3- ایس یُو آر کو سوالات پر ردِعمل ظاہر کرنے اور آرا کا اظہار کرنے کے لیے وقت دیا جاتا ہے۔

4- رُکن اور مشاہدہ کار ریاستیں مزید سوالات اور سفارشات کرتی ہیں۔

5- ایس یُو آر مزید کیے گئے سوالات پر ردِعمل ظاہر کرتی ہے اور اختلافی آرا کا اظہار کرتی ہے۔

مجموعی طور پر ایس یُو آر کے پاس ستر (70) منٹ ہوتے ہیں جن میں اُسے اپنی رپورٹ پیش کرنا ہوتی ہے، سوالات پر ردِعمل ظاہر کرنا اور اختتامی آرا پیش کرنا ہوتی ہیں[44]۔ تنقیدی جائزے کے دوران 140 منٹ دیگر ریاستوں کے لیے مختص ہوتے ہیں[45]۔ موجودہ طریقہ کار کے مطابق رکن ریاستوں کے پاس بولنے کے لیے تین منٹ جبکہ مشاہدہ کار ریاستوں کے پاس دو منٹ ہوتے ہیں، اگرچہ ضرورت پڑ زیادہ سے زیادہ ریاستوں کو بولنے کا موقع دینے کے لیے یہ وقت کم کیا جا سکتا ہے۔ سیشن کے آغاز سے قبل آنے والے پیر کے روز سپیکرز کی فہرست آویزاں ہوتی ہے اور ریاستوں کی باری کو انگریزی سے ابجدی حروف کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ فہرست کا آغاز قرعہ اندازی کے ذریعے ہوتا ہے۔

پیشگی کیے گئے سوالات

قومی رپورٹ کی دستیابی کے بعد، کونسل کی رکن اور مشاہدہ کار ریاستیں ورکنگ گروپ کے اجلاس سے قبل تین رکنی کمیٹی کو پیش کر سکتی ہیں۔ تین رکنی کمیٹی سوالات کی فہرست کو سیکرٹریٹ ارسال کرتی ہے جو تنقیدی جائزے سے کم از کم 10 دن قبل اُنہیں ایس یُو آر کی جانب ارسال کرتا ہے[46]۔

ماحصل دستاویز کا انتخاب

یُو پی آر ورکنگ گروپ کا اجلاس

باہمی مذاکرے کے بعد، تین رُکنی کمیٹی ماحصل دستاویز کا مسودہ تیار کرنے کی ذمہ دار ہے، جو کہ کارروائی کا خلاصہ ہوتی ہے اور اُس میں ہر ریاست کی پیش کردہ سفارشات اور ایس یُو آر کے کیے گئے رضا کارانہ عہد و پیمان شامل ہوئے ہیں۔ جائزے کے دوران کی گئی تمام سفارشات ماحصل دستاویز میں شامل ہوتی ہیں اور ایس یُو آر کی حمایت یافتہ یا غیر حمایت یافتہ سفارشات کی نشاندہی کی جاتی ہے[47]۔ ایک بار جب ایس یُو آر رپورٹ دیکھ لے اور اپنی جانب سے قبول شدہ اور مسترد کردہ سفارشات کی نشاندہی کر دے، اُس کے بعد ورکنگ گروپ کے اُس اجلاس کے بعد کے مرحلے میں تین رُکنی کمیٹی کی جانب سے مسودہ پیش کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ جب رپورٹ کو اُصولی طور پر اختیار کر لیا جائے تو ریاست دو ہفتوں تک اُس میں ردّ و بدل کرنے کی درخواست کر سکتی ہے۔

کونسل برائے انسانی حقوق کا کُل رکنی اجلاس

حتمی ماحصل دستاویز کو انسانی حقوق کونسل کے اگلے کُل رکنی اجلاس میں باقاعدہ طور پر اختیار کیا جائے گا[48]۔ مسودے کی جمع بندی اور حتمی ماحصل دستاویز کے

44- ایچ آر سی دسمبر 119/17، درج بالا این 3 [3]، پہلے دورے کے لیے 60 منٹ کا وقت مختص تھا: ملاحظہ کریں ''ایچ آر سی صدارتی بیان''، درج بالا این 41، صفحہ 7

45- اقوام متحدہ کی دستاویز اے/1 ایچ آر سی 17/ایل 29 حصہ III

46- یُو آر ایل http://www.ohchr.org/EN/HRBodies/UPR/Pages/Documentation.aspx. پر دستیاب ہے۔

47- ''ایچ آر سی صدارتی بیان''، درج بالا این 41، صفحہ 10

48- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این [32]-[29]؛ اور ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا

اختیار کیے جانے کے درمیانی عرصے میں ایس یوٗ آر کے لیے ضروری ہے کہ وہ کونسل کو تمام وصول کردہ سفارشات پر اپنا نقطہ نظر پیش کرے[49]۔ ایس یوٗ آر کا یہ ردِّعمل ماحصل دستاویز کا ضمیمہ کہلائے گا۔ اِس ضمیمے کو بھی آن لائن شائع کیا جائے گا۔

ایس یوآر انسانی حقوق کونسل کے اجلاس کے دوران حاصل ہونے والے وقت کو اُن معاملات پر ردِّعمل ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرسکتی ہے جن کا مذاکرے میں مناسب احاطہ نہیں کیا گیا تھا[50]۔ مزید براں اس دوران ایس یوآر، ورکنگ گروپ کو مزید قبول کردہ سفارشات یا رضا کارانہ عہد و پیمان کے بارے میں بھی مطلع کرسکتی ہے[51]۔ اجلاس کے دوران اِس کام کے لیے بیس (20) منٹ مختص ہوتے ہیں۔ رکن اور مشاہدہ کار ریاستیں، این جی اوز اور این ایچ آر آئیز کے پاس ماحصل دستاویز پر اپنی آرا کا اظہار کرنے کے لیے چالیس (40) منٹ وقت ہوگا[52]۔

یوٗ پی آر سفارشات کی حیثیت

یوٗ پی آر کی سفارشات قانونی ذمہ داری کے ذمرے میں نہیں آتیں اور ایس یوآر کی قبولیت پر منحصر ہوتی ہیں۔ تاہم اگر ایس یوٗ آر اِن سفارشات کے نفاذ کا کھلے عام عہد کرتی ہے تو اِس کے باعث سول سوسائٹی اور بین الاقوامی برادری کے پاس متعلقہ ریاستوں کو اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے پر مجبور کرنے کا اختیار مل جاتا ہے[53]۔

دوسرا مرحلہ: نفاذ

یوٗ پی آر عمل کا دوسرا بنیادی مرحلہ ایس یوٗ آر کی جانب سے تسلیم کردہ سفارشات اور رضا کارانہ عہد و پیمان کی پاسداری پر مشتمل ہے۔ نفاذ کا مرحلہ زیر جائزہ ریاست کی ذمہ داری[54] پر مبنی ہے مگر بین الاقوامی برادری بھی اس حوالے سے ایس یوٗ آر کی معاونت کرسکتی ہے کیونکہ بین الاقوامی برادری کونسل برائے انسانی حقوق کونسل کے ادارہ تعمیراتی پیکیج کے تحت فنی معاونت کرنے کی ذمہ داری اٹھاتی ہے[55]۔ اِس مرحلے پر ریاستوں کی مدد کے لیے رضا کارانہ ٹرسٹ فنڈ بھی دستیاب ہوتا ہے[56]۔

علاوہ ازیں، ریاستوں کو یوٗ پی آر کے نفاذ کے مرحلے میں ''تمام متعلقہ فریقین کے ساتھ وسیع تر مشاورت کرنے'' کی ترغیب دی جاتی ہے[57]۔ بعض ریاستوں نے تسلیم شدہ سفارشات پر عملدرآمد کو یوٗ پی آر کے دوسرے اور اس کے بعد آنے والے ادوار کے لیے ترجیحی معاملہ قرار دیا ہے[58]۔ یوٗ پی آر کے عملی طریق کار سے متعلقہ 2011 کی انسانی حقوق کونسل کی قرارداد اِس امر کی واضح عکاسی کرتی ہے[59]۔ اِس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے آئی سی جے اور دیگر فریقین

49- تحریری اطلاعات کی فراہمی کا مطالبہ ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا این 3 [16]، میں کیا گیا تھا

50- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3 [29] اور ''ایچ آر سی کی صدارتی بیان 9/2''، اقوام متحدہ کی دستاویز ایچ آر سی/9/پی آر ایس ٹی/2 (2008) صفحہ 13

51- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3 [32]

52- ایضاً [31]-[30]؛ اور ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا این 3، [13]

53- کونٹ، درج بالا این 10، صفحہ 11

54- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3 [33]

55- ایضاً [36]

56- ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا این 3، [21]-[19]

57- ایضاً [17]

58- بشمول کولمبیا اور روسی وفاق، مثال کے طور پر، اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/ڈبلیو جی 1/8، سی آر پی، (2010) 1/Rev.1، درج بالا این 44، صفحہ 9 ملاحظہ کریں

59- ایچ ارسی قرارداد 16/21، درج بالا این 3، [6]

نے یُو پی آر کی سفارشات پر عملدرآمد کے حوالے سے ریاستوں کی معاونت کے لیے دو طرائق کار اپنانے پر زور دیا تھا[60]۔

1- نفاذ کا قومی منصوبہ

پہلے طریقہ کار کے مطابق ایس یو آر کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماحصل حتمی دستاویز کے انتخاب کے بعد، فوری طور پر کونسل برائے انسانی حقوق کو تسلیم شدہ سفارشات اور رضا کارانہ عہد و پیمان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے حوالے سے قومی لائحہ عمل سے آگاہ کرے۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس قسم کا لائحہ عمل یُو پی آر کی ماحصل دستاویز کے انتخاب کے 12 ماہ کے اندر تیار کیا جانا چاہیے اور اس میں نفاذ کے لیے واضح مقررہ وقت اور اقدامات کی نشاندہی ہونی چاہیے[61]۔

وسط مدتی رپورٹ

یُو پی آر کی سفارشات پر عملدرآمد میں بہتری لانے کے لیے تجویز کردہ دوسرے طریقہ کار کے مطابق زیر جائزہ ریاست کے لیے ضروری ہے کہ وہ کونسل برائے انسانی حقوق کو سفارشات پر عملدرآمد کی حالت کے متعلق وسط مدتی رپورٹ جمع کروائے[62]۔ یہ تجویز کونسل کے کام اور کارگزاری کے دوران بہت زیادہ زیر بحث رہی ہے۔ کئی ریاستوں کا موقف تھا کہ وسط مدتی رپورٹ پیش کرنا لازمی قانونی شرط نہیں ہونی چاہیے[63] اور بعض نے تو یہاں تک تجویز کیا کہ ایسی رپورٹنگ یو آر پی عمل کا حصہ ہی نہیں ہونی چاہیے[64]۔ بعدازاں اس امر پر سمجھوتہ ہوا کہ یُو پی آر کے دوسرے دور میں ریاستوں کو چاہیے کہ وہ سفارشات پر عملدرآمد کے حوالے سے رضا کارانہ طور پر کونسل کو وسط مدتی رپورٹ دیں[65]۔

تیسرا مرحلہ: پیروی/ کونسل برائے انسانی حقوق کو رپورٹنگ

یونیورسل سلسلہ وار جائزہ کے جاری دور میں زیر جائزہ ریاست یُو پی آر ورکنگ گروپ کو گزشتہ دور میں تسلیم شدہ سفارشات اور رضا کارانہ عہد و پیمان پر عملدرآمد کے حوالے سے اُٹھائے گئے اقدامات پر مبنی رپورٹ جمع کرواتی ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں گزشتہ دور مکمل ہوتا ہے اور نیا دور شروع ہوتا ہے کیونکہ یہ معلومات قومی رپورٹ میں شامل کی جائیں گی[66]۔ دیگر متعلقہ فریقین کو بھی تسلیم شدہ سفارشات پر ریاستی عملدرآمد کے حوالے سے اپنی آرا پیش کرنی چاہئیں[67]۔

کونسل کے ادارہ تعمیراتی پیکیج کی ایک شق یہ ہے کہ ہر جائزہ کے نتیجے پر غور کرتے ہوئے کونسل کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہے کہ کون سی مخصوص پیروی ضروری ہے اور کب ضروری ہے[68]۔ چونکہ پہلا دور صرف مارچ 2012 میں اختتام پذیر ہوا تھا، چنانچہ اس طریقہ کار کو ابھی تک زیر استعمال نہیں لایا جا سکا۔ یہ تجویز کیا گیا

60- آئی سی جے، یو پی آر کے دوسرے کامیاب دور کے لیے چار حدود، اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/20 بی جی او 57 (2012)، http://ap.ohchr.org/documents/alldocs.aspx?doc_id=20120, pp.3-4; پر دستیاب ہے اور کونسل برائے انسانی حقوق' غیر ریاستی مشاہدہ کاروں کی خدمات کی فہرست' اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/ڈبلیو جی-8/ سی آر پی Rev.1/2 (2010)، حصہ 1، (سی)(2)

61- ایمنسٹی انٹرنیشنل' اسے سرانجام ہونے دیں: کونسل برائے انسانی حقوق کے جائزے درج ذیل ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ URL:http://www.amnesty.org/en/library/asset/IOR41/001/2011/en/d272fd2a-02e5-4ab7-bef6-d8d8e16ef770/ior410012011en.html, p. 17.

62- اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/20/بی جی او/57(2012)؛ درج بالا این 61؛ اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/ڈبلیو جی 1/8 سی آر پی Rev.1 (2010)، درج بالا این 44، صفحہ 12؛ اور اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/ڈبلیو جی 1/8، سی آر پی 2، Rev 1، (2010)، درج بالا این 61، حصہ 1 (سی)(2)

63- بشمول، مثال کے طور پر، چائنہ اور اسلامی جمہوریہ ایران: اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ایچ آر سی/ڈبلیو جی 1/8/ سی آر پی Rev.1، (2010) درج بالا این 44 صفحہ 12 ملاحظہ کریں۔

64- بشمول، مثال کے طور پر آذربائیجان اور بنگلہ دیش: ایضاً صفحہ 13،

65- ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا این 3 [18]

66- ایچ آر سی قرارداد 16/21، درج بالا این 3 [6]

67- ایضاً

68- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3، [37]

ہے کہ یہ طریقہ کار اُن ریاستوں کے لیے استعمال کیا جائے گا جنہوں نے پہلے دور کی سفارشات پر عملدر آمد نہیں کیا یا بہت کم سفارشات پر عملدر آمد کیا ہے تا کہ دوسرے (اور بعد میں آنے والے) دور کے لیے ماحصل دستاویز پیروی کی کارروائی کی نشاندہی کر سکے [69]۔

اگر کوئی ریاست یُو پی آر کے ساتھ تعاون نہیں کرتی تو ایچ آر سی کی قرارداد نمبر 5/1 میں کہا گیا کہ ''ریاست کو یونیورسل سلسلہ وار جائزہ کے نظام کے ساتھ تعاون پر قائل کرنے کی تمام کاوشوں کے بعد، کونسل مذکورہ نظام کے ساتھ مستقل عدم تعاون کے تمام کیسز کے ساتھ مناسب طریقے سے نبٹے گی [70]۔ یہ واضح نہیں ہے کہ اس حوالے سے کیا اقدامات اُٹھائے جائیں گے کیونکہ ادارہ تعمیراتی پیکیج اس بارے کوئی رہنمائی نہیں کرتا۔ تاہم یہ بات قابل فہم ہے کہ انسانی حقوق کونسل کے کُل رکنی اجلاس میں اس کے ایجنڈے کے آئٹم نمبر 4 کے تحت ایسی ریاست میں انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔ (انسانی حقوق کے حالات جو کونسل کی توجہ کے متقاضی ہیں)

69- کونٹ، درج بالا این 10، صفحہ 15-

70- ایچ آر سی قرارداد 5/1، درج بالا این 3، [38]